

## 13506-اللہ تعالیٰ کے ہاں دعا کی قبولیت کیلئے کیا شرائط ہیں؟

سوال

اللہ تعالیٰ کے ہاں دعا کی قبولیت کیلئے کیا شرائط ہیں؟

پسندیدہ جواب

دعا کیلئے متعدد شرائط ہیں:

1- صرف اللہ تعالیٰ سے دعا مانگنے، اس کی دلیل یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا بن عباس رضی اللہ عنہما کو فرمایا تھا: (تم جب بھی مانگو تو اللہ تعالیٰ سے مانگو اور جب بھی مدد چاہو تو صرف اللہ تعالیٰ سے مدد چاہو) ترمذی (2516) نے اسے روایت کیا ہے، اور ابیانی نے اسے صحیح الجامع میں صحیح قرار دیا ہے۔

حقیقت میں یہ حدیث اس آیت کی ترجیح ہے:

(وَإِنَّ النَّاسَ إِذْ لَهُ فَلَمْ تَنْعُمْ عَوْنَمَ اللَّهُ أَعْلَمْ)

ترجمہ: اور بے شک مساجد اللہ کیلئے میں اس لیے اللہ کے ساتھ کسی کو مت پکارو۔ [ابن: 18]

یہ شرط بہت ہی عظیم اور اہم ترین شرط ہے، اس کے بغیر دعا قبول ہی نہیں ہوتی اور اس کے بغیر کوئی عمل بھی اللہ تعالیٰ کے ہاں پیش نہیں کیا جاتا، کچھ لوگ ہیں جو مردوں سے مانگتے ہیں، انہیں اپنے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان وسیلہ بناتے ہیں، وہ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ نیک لوگ انہیں اللہ تعالیٰ کے قریب کر دیں گے، انہیں اللہ تعالیٰ کے سامنے سفارشی بناتے ہیں، یہ سمجھتے ہیں کہ ان کے گناہوں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے ہاں ان کا کوئی مقام نہیں، اس لیے نیک لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے ہاں وسیلہ بناتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی بجائے انہی سے دعائیں کرتے ہیں، فرمان باری تعالیٰ ہے:

(وَإِذَا سَأَلَكَ عَبْدٌ يَعْنَى فَإِنِّي قَرِيبٌ أُجِيبُ إِذْ يَأْتِيَنِي وَغُوْنَةُ الدَّاءِ إِذَا دَعَانِي)

ترجمہ: اور جب آپ سے میرے بندے میرے بارے میں پوچھیں تو میں قریب ہی ہوں، جب بھی مجھے کوئی دعا کرنے والا پکارتا ہے اس کی دعا کو قبول کرتا ہوں۔ [ابقرۃ: 186]

2- شرعی طور پر جائز و سیلوں میں سے کوئی وسیلہ اپنائے۔

3- جلد بازی سے پرہیز کرے: کیونکہ جلد بازی دعا کی قبولیت میں رکاوٹ بنتی ہے، جیسے کہ ایک حدیث میں ہے کہ: (تم میں سے ہر ایک کی دعا قبول کی جاتی ہے جب تک جلد بازی کرتے ہوئے یہ نہ کہے: دعا تو بہت کی ہے لیکن قبول ہی نہیں ہوتی) بخاری: (6340) مسلم: (2735)

اسی طرح صحیح مسلم: (2736) میں ہے کہ: (بندے کی دعا اس وقت تک قبول ہوتی رہتی ہے جب تک وہ کسی گناہ یا قطع رحمی کی دعا نہیں مانگتا اور جلد بازی نہیں چاتا) کہا گیا: اللہ کے رسول! "جلد بازی چاہنے سے کیا مراد ہے؟" تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (وہ یہ کہنے لگ جائے کہ: میں نے بہت دعا کی انتہائی زیادہ دعا نہیں مانگیں، لیکن اللہ میری دعا قبول نہیں فرماتا، وہ یہ کہ کہ تھک ہار جاتا ہے اور دعا کرنا چھوڑ دیتا ہے)

4- دعائیں کوئی گناہ یا قطع رحمی والی بات نہ ہو، جیسے کہ پہلے حدیث میں گزرا ہے کہ: (بندے کی دعا اس وقت تک قبول ہوتی رہتی ہے جب تک وہ کسی گناہ یا قطع رحمی کی دعا نہیں مانگتا)

5-اللہ تعالیٰ کے بارے میں حسن ظن رکھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں اپنے بندے کے ساتھ اس کے ساتھ اس کے اپنے بارے گمان کے مطابق معاملہ کرتا ہوں) بخاری: (7405) مسلم: (4675) اور اسی طرح سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ: (اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہوئے تمیں قبولیت پر پورا یقین ہونا چاہیے) ترمذی نے اسے روایت کیا ہے اور ابیانی نے اسے صحیح الجامع: (245) میں حسن قرار دیا ہے۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ سے خیر کی امید رکھنے والے پر اللہ تعالیٰ نیز و برکات کے دریا بھا دیتا ہے، اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس پر جود و سخا بر سادی جاتی ہے۔

6- حسون دل سے دعائیں گے، دل میں اللہ تعالیٰ کی عظمت ابھار ہوئی چاہیے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: (جان لو! بیشک اللہ تعالیٰ کسی بھی غافل دل سے کوئی دعا قبول نہیں فرماتا) ترمذی: (3479) نے اسے روایت کیا ہے اور ابیانی نے اسے صحیح الجامع: (245) میں حسن قرار دیا ہے۔

7- کھانا پینا حلال ہو، فرمان باری تعالیٰ ہے:  
(إِنَّمَا يَنْهَا اللَّهُ مِنِ الْمُنْتَهِيَنَ)

ترجمہ: بیشک اللہ تعالیٰ متنقی لوگوں سے ہی قبول کرتا ہے۔ [المائدہ: 27]  
دوسری جانب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ایسے شخص کی دعا کی قبولیت کو ناممکن قرار دیا جس کا کھانا، پینا، اور پہنچا حرام کا ہو، چنانچہ حدیث میں ہے کہ: (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کا ذکر فرمایا کہ وہ لمبے سفر میں پر گندہ بال اور دھول میں ملا ہوا آسمان کی جانب ہاتھ پھیلایا کے کہ: یا رب! یا رب!، حالانکہ اس کا کھانا حرام ہے، پہنچا حرام ہے، لباس حرام سے بنا اور اس کی نشوونما بھی حرام پر ہوئی؛ تو اس کی دعا کیسے قبول ہو!) مسلم: (1015)

ابن قیم رحمہ اللہ کستے ہیں کہ: (حرام کھانے سے دعائیں قوت ختم ہو جاتی ہے اور دعائیں کمزوری آ جاتی ہے)

8- دعائیں حدود سے تجاوز مت ہو؛ کیونکہ اللہ تعالیٰ کو دعائیں حد سے تجاوز پسند نہیں ہے، فرمان باری تعالیٰ ہے:  
(أَذْعُوا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَخُنْقَيْرًا لَا يُحِبُّ الْغَنَيْمَةِ)

ترجمہ: تم اپنے پور دگار کو گڑگڑا کرو اور چھپ کر پکارو، بیشک وہ حد سے تجاوز کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ [آل اعراف: 55]

اس بارے میں مزید تفصیلات کیلیے سوال نمبر: (41017) کا جواب ملاحظہ کریں۔

9- دعائیں منشوں ہو کر کسی ضروری کام کی ادائیگی میں کو تابی نہ برتے، مثلاً: کوئی فوری اور ضروری کام جیسے والد کی خدمت اس محبت سے نہ چھوڑے کہ دعائیں منشوں ہوں، اس کے متعلق عبادت گزار جریج کے واقعے میں واضح اشارہ موجود ہے کہ جب انہوں نے اپنی والدہ کی آواز سن کر اس کا جواب نہ دیا اور اپنی نماز میں مشغول رہے تو ان کی والدہ نے ان کے خلاف بدعا کر دی تیجتاً اللہ تعالیٰ نے انہیں آزمائش میں ڈال دیا۔

امام نووی رحمہ اللہ کستے ہیں:

"علمائے کرام کستے ہیں: یہ اس بات کی دلیل ہے کہ جریج کیلیے صحیح عمل یہ تھا کہ اپنی والدہ کی بات کا جواب دیتے، کیونکہ وہ نفل نماز ادا کر رہے تھے اور اس نفل نماز کو جاری رکھنا بھی نفل ہی تھا واجب نہیں تھا، جبکہ والدہ کی بات کا جواب دینا، ان کے ساتھ حسن سلوک کرنا واجب ہے ان کی نافرمانی حرام ہے۔۔۔"

"شرح صحیح مسلم" از نووی: (16/82)

مزید کیلیے آپ محمد بن ابراہیم حمد کی عربی کتاب: "الدعاء" ملاحظہ کریں۔

والله اعلم.